UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 05 11 10 026 6

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

BP 178 U33
'Ubaidullah, Abul Barakat Muhammad
al-'Arba'in fi takid ad
al-salat al-farizah bil-
jama'ah fi al-masjid

COPY NUMBERS

HUMS	ANTH
PASC	ARCH
BMED	BUSI
PASS	CRIM
BMES	EAST
GENR	ENGI
PASR	FSCI
BMER	GEOG
GOVT	HYGI
NEWC	MAPL
SIG. SAM	MUSI
UNIC	PHAR

PENCIL IN (CONTINUATIONS)

	COPY 1	COPY 2	COPY 3

IMPR

COLL

SERI

NOTE

EXTRA CARD(S) FOR:
- ARCHIVES ☐
- LAW ☐
- GOV. PUB. ☐
- MFM. CAT. ☐
- CIRC. D. ☐

EXTRA SET OF CARDS:
- CLASS M ☐

1. ______
2. ______
3. ______

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

اور قایم کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والونکے

الاربعین

فی

تاکید اداء الصلوٰۃ الفریضۃ بالجماعۃ فی المسجد

فرض نماز کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنیکے متعلق تاکیدی

احکام اور اوس کی متعلق چالیس احادیث

مصنفہ عالیجناب ابو البرکات مولوی محمد عُبید اللہ مولوی فاضل صاحب دام اللہ فیوضہ

طبع فی مطبع احمدیہ الواقع مغلپورہ حیدرآباد دکن

LIBRARY
MAR 29 1976
UNIVERSITY OF TORONTO
BP
178
U33

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الصَّلٰوةَ عِمَادَ الدِّيْنِ وَفَرَضَ اِقَامَةَ الصَّلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ بِالْجَمَاعَةِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ اَكَّدَ عَلَيْهِمَا وَوَاظَبَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ سَلَكُوْا مَنْهَجَهُ الْمُبِيْنَ۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے اس امر کا معلوم ہونا ضرور ہے کہ جس نے کلمہ شہادت کو زبان سے ادا کیا ہو وہ اگرچہ زمرہ مسلمانوں میں گنا جائیگا لیکن پورا مسلمان وہی ہے جو ارکان اسلام کو جان و دل سے بجالاتا ہو اور سچا غلام وہی ہے کہ جو اپنے مالک حقیقی کی پوری پوری اطاعت کرتا ہو اور بارگاہ احدیت میں پانچوں وقت حاضر رہتا ہو اور حکم خداوندی کے پہونچتے ہی فوراً اوسکی تعمیل میں سرگرم ہو بڑا افسوس اس کا ہمکو شب و روز آتا ہے کہ دنیوی حاجات اور دنیوی اغراض کے لئے ہم حاکمان مجازی کے پاس گھنٹوں دست بستہ کھڑے رہیں اور کہیں سے بھی دن بھر کی مشقت میں دو آنہ کے پیسے ملجانیکی امید ہو تو سارے دن اوسمیں غلطان و پیچان رہیں لیکن اپنے مالک حقیقی کو کہ جس نے انسان کو ہر طرح کے انعامات سے مالا مال کیا ہو اوس کے ادائے حقوق سے ایسے غافل اور ایسے ناشکر گذار رہیں کہ نماز پنجگانہ تو کجا ایک وقت کی نماز بھی جماعت سے مسجد میں نہ ادا کریں اگرچہ نماز تنہا پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تاکیدی جماعت سے ادا کرنے کا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ حکم خداوندی اور سنت تاکید نبوی کو چھوڑ کر گھروں میں الگ الگ نماز پڑہی جاوے اور مساجد کو جماعت سے آباد نکر کے ویران رکہا جائے اور جو کچھ ثواب مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنیکا ہے اوسکو مفت کھو دیا جائے اس لئے ہم اس رسالہ میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے جماعت اور مساجد کی فضیلت کا ذکر کئے دیتے ہیں اور بعد اوسکے سلف اور خلف کے چند اقوال بھی نقل کئے دیتے ہیں جن سے ناظرین خود انصاف کر لیں گے کہ ہم کہاں تک احکام خداوندی کی تعمیل کر رہے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارک کے کہاں تک پیروی ہم سے کیجارہی ہے ! یا ہم اس سنت نبوی پر عمل کر کے حضور کو راضی کر رہے ہیں یا ترک

جماعت سے ناراض کر رہے ہیں ۔ وَمَا تَوْفِيقِي وَاعْتِصَامِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيبُ ۔

آیات قرآنی جن سے جماعت کا تاکیدی حکم نکلتا ہے

١- وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۔ بقرہ ۵ع

اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے حضور میں بوقت ادائی نماز) جھکتے ہیں تم بھی جھکا کرو۔

٢- يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ حج ع

ای ایماندارو خدا کی جناب میں رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو

٣- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۔ مرسلات ۵ع

قیامت کو دن جھٹلانے والونکی تباہی ہو اور جب اُن لوگونسے کہا جاتا ہی کہ نماز میں خدا کے آگے جھکو نہیں جھکتے۔

٤- وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ اعراف ٣ع

جس مسجد میں نماز کا وقت آجاوے وہیں نماز قبلے کیطرف منہ کرکے پڑھو اور خالصًا اوسی کو پکارو۔

۵- يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف ٣ع)

ای اولاد آدم مسجد میں جاتی وقت اپنی تئیں آراستہ کر لیا کرو۔

٦- حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ بقرہ ٣١ع

مسلمانو۔ تمام نمازونکا اور خصوصًا بیچ کی نماز کا ضرور لحاظ رکھو اور اوسکی محافظت کرو اور اللہ کی آگے نماز میں ادب سے کھڑے رہو

٧- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ مومنون ع

جو لوگ اپنی نمازون کے پابند ہیں وہی لوگ بہشت بریں کے وارث ہیں کہ جو اوسمیں ہمیشہ رہینگے۔

٨- اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ توبہ ٣ع

اللہ کی مسجدون کو وہی آباد کرتا ہی جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا رہا اور زکوۃ دیتا رہا اور خدا کو سوا کسی سے نہیں ڈرا۔

٩- وَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ

پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اوسکے بعد کھڑے اور بیٹھے اللہ کی یاد میں لگے رہو پھر جب تمکو اطمینان ہو جائے

اَلصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ النساء ع

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَکُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ۔ مایدہ ع۳

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ۔ انفال ع

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ مریم ع

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ بینہ ع

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

نور ع۵

تو نماز پڑہو کیونکہ مسلمانون پر نماز بقید وقت فرض ہے۔

اور اللہ تعالے نے بنی اسرائیل سے یہی عہد لیا تھا کہ مین تمہارے ساتھ ہون (یعنی تمہاری مدد کرونگا) اگر تم نماز کو درستگی سے ادا کروگے اور زکوۃ دیا کروگے

ایماندار تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اونکے دل ہل جاتے ہیں اور جب انکو اوسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اونکے ایمان کو اور بڑہا دیتی ہیں اور ہر حال میں اپنے مالک پر بھروسہ رکہتے ہیں جو لوگ نماز کو درستگی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اوسمیں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ پکے ایماندار ہیں اونکے لئے اونکے مالک کے پاس درجے اور مراتب ہیں اور اونکے گناہونکی بخشش اور عزت کی روزی۔

پھر اونکے بعد نالایق پیدا ہوے کہ جنھون نے نماز کو ضایع کیا اور دنیا کے مزونمیں لگ گئے تو اونکی گمراہی ضرور اونکے سامنے آئیگی۔

حالانکہ اہل کتاب کو (خود اونکی کتاب میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کو پوجیں ایک طرف کے ہو کر خالصًا اوسی کی بندگی کریں اور یہی دین ٹھیک ہے۔

یہہ طاق اون گھرون میں ہے جنکی تعظیم کرنیکا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اور اونمیں اللہ کا نام صبح و شام جپا جاتا ہے اللہ کی تسبیح (اون گہرون میں) وہ لوگ کر رہے ہیں کہ جن کو سوداگری اور مول تول اللہ کی یاد سے اور نماز کو درستگی کے ساتھ ادا کرنیسے غافل نہیں کرتی وہ اوس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس دن مارے ڈر کے دل اور آنکھیں الٹ جائینگی

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ
مَعَ الْخَائِضِينَ ۔ مدثر ۵ع

گناہ گاروں سے پوچھ ہوگی اجی تم دوزخ میں کیوں پڑے
وہ جواب دیں گے ہم دنیا میں نماز نہیں پڑتے تھے اور محتاج کو
کہانا نہیں کہلاتے تھے اور بکواسیوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا
تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۔ مومنون ۳ع

اوسی ایک خدا کی طرف رجوع ہو اور اوسی سے ڈرتے رہو اور نماز کو
درستگی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنیوالوں میں شریک نہ ہو کہ
جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے اور پھر
ہر گروہ اپنے جھوٹے اعتقاد پر خوشی سے پھولے ہوئے ہیں

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۔
شوری ۴ع

اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو درستگی کیساتھ
ٹھیک وقت پر جماعت سے ادا کرتے ہیں اور اونکا کام
آپس کے صلاح اور مشورے سے چلتا ہے اور جو مال و متاع
ہم نے دیا ہے اوس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ۔

جماعت سے نماز ادا کرنے اور مساجد کی فضیلت کے متعلق احادیث

صَلوٰةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلوٰةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ
وَعِشْرِينَ دَرَجَةً (خ ابی سعید)

جماعت سے نماز پڑہنا الگ نماز پڑہنے سے ستائیس
درجہ ثواب میں بڑھکر ہے ۔

اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ (ابی موسی)

دو یا دو سے زیادہ جماعت کا حکم رکھتے ہیں ۔

اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَلَا صَلوٰةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ (م ابی ہریرة)

جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو نماز فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں

مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلوٰةَ فَهُوَ فِي
الصَّلوٰةِ مَا لَمْ يُحْدِثْ (حم سہل بن سعید)

جو شخص مسجد میں جماعت سے نماز پڑہنے کی انتظار میں
ہوتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک کہ بے وضو نہ ہو ۔

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ
كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ۔

جو شخص امام کیساتھ نماز پڑہتا ہے اور امام کے ٹھیرنے تک
ٹھیرا رہتا ہے اوسکے لئے رات بھر عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - (د بریدہ)

اندھیری راتون میں مسجدونمیں جانیوالونکو بشارت دیدو کہ قیامت کے دن اونکو پورا نور ملیگا۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ - (ق ابن ہریرۃ)

جو شخص مسجد میں صبح بھی جاتاہی اور شام بھی اللہ تعالے اوسکی مہمانی جنت میں صبح و شام مہیا کرتا ہے۔

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ - (ن ابن عباس)

اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ (نعمان بن بشیر)

جماعت (ایکا) رحمت ہی اور پھوٹ عذاب ہی۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا صَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ سَاَلَ حَاجَتَهٗ اَنْ يَّنْصَرِفَ حَتّٰى يَقْضِيَهَا - (ابی سعید ابن نجار)

جو بندہ جماعت سے نماز پڑھتاہی پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگتاہی جب تک اللہ اوسکی حاجت پورا نہ کری اوسکی واپس جانے سے شرماتا ہے۔

اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ (ت ابن سعید)
اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً -

مسجدون تک جانیوالونکی نشان قدم لکھی جاتی ہیں جماعت سے نماز پڑھنے کیلئی جانی والون کی ہر ایک قدم پر ایک درجہ ہے۔

(حم جابر)
اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا (د ابو ہریرۃ)

سب سے بڑا ثواب اوسکو لیے ہی جسکا مکان مسجد سے دور ہے اور پھر وہ جس کا مکان اور دور ہے۔

يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ - (م جابر)

جب بنی سلمہ چاہی کہ مسجد کی قریب آرہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بنی سلمہ اپنے گھرون ہی میں رہو تمھاری قدم لکھے جاتے ہیں یعنی جتنے دور سے تم مسجد میں آتے ہو اوس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

١٥
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ بِاَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ فَيَجْمَعُوْا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰتِيْ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میں نے قصد کیا اپنے جوانونکو لکڑیان جمع کرنیکا حکم دون پھر میں اون لوگونکی پاس آؤن جو بغیر عذر کے

لَبَيَّتْ لَهُمْ عِلَّةً فَأُحَرِّقُهَا عَلَيْهِمْ (ابو داود)

١٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَافِظُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ
الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ
سُنَنِ الْهُدٰى وَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ
عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ
الرَّجُلَ لَيُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي
الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي
بَيْتِهٖ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ
تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ
سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔ (مشکوٰة)

اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اونکے گھروں کو جلا دوں۔
عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا اذان ہوتی ہے ان پانچ نمازوں کی حفاظت
کرو کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
ہدایت کی راہوں کو نبیؐ کیلئے مقرر کیا ہے جب تو یہ دیکھتے تھے ہم
کہ جماعت میں وہی غیر حاضر ہوتا تھا جو منافق ہوتا کہ جسکا
نفاق کھلم کھلا ہوتا اور ہم یہ بھی دیکھتے تھے کہ بعض دو بیمار
آدمی کو بوجہ اوسکی بیماری کے ٹیکہ دیتے ہوئے لاتے تھے اور
اوسکو صف میں کھڑا کر دیتے تھے اور تم میں سے کوئی
ایسا نہیں ہے جسکی مسجد اوسکے گھر میں نہ ہو لیکن اگر تم
گھروں میں نماز پڑھا کرو اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو
تم اپنے نبی کے طریقہ کو چھوڑ دو گے اور جب تم نبی کے
طریقہ کو چھوڑ دو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے یعنی کافروں کا سا حال تمہارا بھی ہو جاویگا (جیسے اونکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کچھ کام نہیں ایسے ہی تم بھی ہو جاؤ گے اس حدیث سے جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوئی۔

١٣ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ
أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ
أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ
مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ
الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا
فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ
الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپنے فرمایا
کیا فلاں شخص حاضر ہے صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا
فلاں شخص حاضر ہے صحابہ نے کہا نہیں پھر آپنے فرمایا تحقیق
یہ دو نمازیں یعنی فجر اور عشا منافقوں پر بہت بھاری ہیں
اگر تم جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ ثواب ہے تو
گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آتے اور تحقیق پہلی صف
مثل فرشتوں کی صف کے ہے یعنی ثواب میں اور اگر تم جانتے

اَلرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ (مشکوٰۃ)

کہ کسقدر ثواب ہی نماز عشا اور صبح کو جماعت سے ادا کرنے کا تو البتہ تم جلدی کرتے اوسکی ادا کرنے میں اور اکیلے نماز پڑہنے سے دوسرے آدمی کیساتھ نماز پڑہنا افضل ہی اور دو آدمیون کی ساتھ نماز پڑہنا افضل ہی ایک آدمی کیساتھ نماز پڑہنے سے اور جسقدر جماعت کثیر ہوگی اوسی قدر اللہ تعالی کو پسند ہے۔

مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ اَلتَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔ (ت انس)

جو شخص چالیس دن نماز جماعت سے پڑہے اس طرح پر کہ تکبیر اولی فوت نہو تو اللہ تعالے اوسکے لئے دو برائتین لکھیگا ایک نفاق سے بچ جائیگا دوسرے آگ سے

اَلْاِثْنَانِ جَمَاعَةٌ وَالثَّلٰثَةُ جَمَاعَةٌ وَالْاَکْثَرُ فَهُوَ جَمَاعَةٌ۔ (ق انس)

دو آدمیونسے بھی جماعت ہوتی ہی اور تین سے بھی جماعت ہوتی ہی اور کثیر سے بھی جماعت ہوتی ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا فَلْیُحَافِظْ عَلَی الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ (طس ابن عمر)

جس شخص کو منظور ہو کہ اللہ تعالے سے وہ خوش ہو کر مسلمانی حالت پر ملے تو وہ ان پانچون نمازونکی حفاظت کرے اور اذان کے ساتھ ہی حاضر ہو جائے۔

اِذَا اَنْزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ بَدَاَتْ بِالْاِمَامِ ثُمَّ اَخَذَتْ یَمِیْنًا ثُمَّ عَطَفَتْ عَلَی الصُّفُوْفِ

جب مسجد کے لوگونپر رحمت باری نازل ہوتی ہی تو پہلے امام پر پھر سیدہے صف کیطرف پھر تمام صفونپر نزول رحمت کا ہوتا ہی۔

حِیْنَ یَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِهٖ اِلٰی مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تَکْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُوْ سَیِّئَةً (ابو ہریرہ)

جب آدمی گھر سے نکل کر مسجد جاتا ہی تو اوسکی ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

اَلْاِخْتِلَافُ اِلَی الْمَسَاجِدِ رَحْمَةٌ وَالْاِجْتِنَابُ عَنْهَا نِفَاقٌ۔ (دیلمی ابن عباس)

مسجد میں بار بار آنا رحمت ہے اور مسجد میں آنے سے کنارہ کشی کرنا نفاق ہے۔

مَنْ اَدْمَنَ الْاِخْتِلَافَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اَخًا مُسْتَفَادًا فِی اللّٰهِ اَوْ عِلْمًا مُسْتَطْرَفًا اَوْ کَلِمَةً تَدُلُّ عَلَی الْهُدٰی اَوْ اُخْرٰی تَصُدُّهٗ

جو شخص ہمیشہ مسجدونکی طرف آتا جاتا ہی یا تو اپنے بہائی مسلمان سے کسی قسم کا فائدہ دینی حاصل کرتا ہی یا کوئی علمی نیا مسئلہ اوسکو ملتا ہی یا کوئی ہدایت کی بات اوسکی رہبری کرتی ہی

عَنِ الْوَرٰى اَوْ رَحْمَۃً مُّنْتَظِرَۃً اَوْ يَتْرُكُ الذُّنُوْبَ حَيَاءً وَّخَشْيَۃً ۔ (ط)

یا کوئی ایسی بات اوسکو ملجاتی ہی جس سے وہ ہلاکت سے بچر ہتا ہی یا رحمت باری جس کا انتظار ہی وہ حاصل ہوتی ہی یا ڈر اور شرم سے گناہونسے باز رہتا ہی ۔

مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ (دیلمی ابن عباس) لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوۃٍ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِہٖ ۔

جو شخص اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو جاتا ہی وہ جب تک گھر کو نہ لوٹے نماز ہی میں ہوتا ہی یعنے اوسکو نماز کا ثواب ملتا ہی ۔

عُمَّارُ مَسَاجِدِ اللّٰہِ هُمْ اَهْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ (دانس)

جو اللہ کی مسجد ونکو آباد کرتے ہیں وہی اللہ والے لوگ ہیں

مَنْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَہٗ ضَمِنَ اللّٰہُ لَہُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَۃَ (ابوداود) وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَى الْجَنَّۃِ (ہب ابوداود)

جس شخص نے مسجد کو اپنا گھر بنالیا یعنے اکثر اوقات مسجد ہی میں رہا اللہ تعالے اوسکی جان اور راحت کا ضامن ہی اور پل صراط پر جنت تک پہونچ جانے کا بھی وہی ضامن ہے ۔

اَلْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ زُوَّارُ اللّٰہِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُّكْرِمَ زَائِرَہٗ (ابن عباس)

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور ایماندار لوگ اللہ سے ملاقات کرنیوالے ہیں جس سے ملاقات کیجاتی ہی اوس پر حق ہی کہ ملاقات کرنے والے کا اکرام کرے (یعنے اون پر اپنا فضل و کرم کرے)

لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَۃِ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ ۔ (اسامہ)

جماعت کی چھوڑ دینے سے لوگ باز رہیں ورنہ میں اونکے گھرون کو جلادون گا ۔

۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَہٗ فَشَكَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک رستہ سے جارہا تھا اوسنے راستہ میں کانٹونکی ٹہنی دیکھی اوسکو سرکادیا اللہ تعالے کو اوس کا یہہ کام بہت پسند آیا اللہ تعالے نے اوسکو بخشدیا پھر آپنے فرمایا شہید پانچ ہیں (۱) جو طاعون ہوکر مرا (۲) جو پیٹ کی عارضہ سے مرا (۳) جو ڈوب کر مرا (۵) جو اللہ کی راہ میں ماراگیا

اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَیْهِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

اور آپنے فرمایا اگر لوگونکو معلوم ہو جاے جو ثواب اذان اذان سنکر مسجد میں پہلے آنیکا ہی اور جو ثواب پہلے صف میں شریک ہونیکا ہی پھر قرعہ ڈالے بغیر اس ثواب کو حاصل نہ کرسکیں تو اوسکے لئے قرعہ ڈالیگے اور اگر اونکو معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز میں جلدی جانیمیں کیا ثواب ہے تو گھٹنون کے بل گھستے ہوے جائیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَءَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهُ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔ (مشکوۃ)

ابوہریرہ رضہ سے مروی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیونکو اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اوس کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہیں ہوگا (۱) ایک تو انصاف کرنیوالا حاکم (۲) وہ جوان جو جوانی پوری اپنی اللہ کی یاد میں گذاری (۳) وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا ہوا ہی یعنے ایک نماز پڑھکر دوسری نماز کیلیے پھر مسجد میں جانیکا اوسکو خیال لگا ہوا ہی (۴) وہ دو آدمی کہ جنہوں نے اللہ ہی کیلیئے دوستی رکھی اور اوسی دوستی پر مرے (۵) اور وہ مرد جسکو خوبصورت مالدار عورت نے بری کام کے لئے بلایا ہو اوس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہون (۶) وہ مرد کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ کو نہیں ہوی (۷) وہ مرد کہ جس نے اکیلے میں اللہ کو یاد کیا اور اوسکے خوف سے رو دیا

مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَةَ۔ (رواہ داود)

تین آدمی جس بستی میں ہون ؛ اونمیں ضرور ہی کہ نماز جماعت کے ساتھ قایم کیجائے اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو شیطان اونپر غالب ہو جائیگا پس لازم پکڑو جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوس بکری کو کھالیتا ہے جو منڈ سے الگ ہو جاتی ہے۔

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَارِغًا صَحِیْحًا

جو شخص اذان سنے اور وہ فراغت سے صحیح اور تندرست

ثُمَّ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ ۔ (ق ابی موسیٰ)

بیٹھا ہوا اور پھر نماز میں نہ آوے تو اوسکی نماز نہیں۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ اَسْوَاقُهَا ۔ (ابوہریرہ)

سب سے زیادہ پیارے اللہ کو پاس شہروں میں وہ مقام ہیں کہ جنمیں مسجدیں ہیں اور سب سے برے مقام اللہ کے پاس بازار ہے ہیں۔

پاس وہ مقام ہیں جو بازار ہیں۔

رِيَاضُ الْجَنَّةِ الْمَسَاجِدُ (ابو الشیخ ابی ہریرہ)

جنت کے چمن مساجد ہیں۔

مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔ (ابوسعید)

جسنے مسجد سے اذیت کی چیز (عام اس سے کہ کچرا ہو یا اور کوئی چیز) دور کردی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے جنت میں گھر بناے گا۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (ت ابی سعید)

جس شخص کو تم دیکھو کہ وہ مسجد کی خبرگیری کرتا ہے تو اوسکے حق میں گواہ ہو جاؤ کہ وہ مومن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مسجدوں کو اللہ کے وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

جو شخص مسجد میں آوے تو پہلے سلام کرے اور کہے (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ) اے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے اور جو شخص مسجد سے نکلے تو کہے (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ) یعنی اے اللہ تو ہمارے لئے فضل کے دروازے کھول دے۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔ (ابوہریرہ)

جو شخص مسجد میں داخل ہو جب تک وہ دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور گمی ہوئی چیز کو پکار پکار کر مانگنے سے اور اوسمیں اشعار پڑھنے سے اور جمعہ کے دن قبل نماز جمعہ کے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (حم ابن عمرو)

اَلضِّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ۔ (فر انس) — مسجد میں ہنسنا قبر میں ظلمت پیدا کرتا ہے۔

اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا۔ (طب عن انس) — مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اوس کا کفارہ دفن کرتا ہے۔

تَعَاھَدُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ۔ (طب عن انس) — اپنے جوتوں کی حفاظت مسجد کے دروازوں پر کرو۔

متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے جماعت اور مسجد کی فضیلت ثابت ہوتی ہو اور جماعت سے نماز پڑھنے کا تاکیدی حکم ملتا ہو پھر افسوس ہو کہ ہم مسلمان انہو کو سنی کہیں لکن اس تاکیدی سنت سے غافل رہیں چنانچہ شرح وقایہ میں جو عبارت متعلقہ جماعت ہو قارئین کو پیش کیجاتی ہو (اَلْجَمَاعَۃُ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ وَھُوَ قَرِیْبٌ مِّنَ الْوَاجِبِ) یعنی جماعت سنت موکدہ ہو جو واجب کو قریب ہو اور اوس کے حاشیہ پر لکہا ہو (اَلْجَمَاعَۃُ تُشْبِہُ الْوَاجِبَ فِی الْقُوَّۃِ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْجَمَاعَۃُ سُنَّۃٌ مِّنْ سُنَنِ الْھُدٰی لَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ وَمِثْلُ الْوَاجِبِ وَتَسْمِیَتُھَا سُنَّۃً لِوُجُوْبِھَا بِالسُّنَّۃِ ھٰذَا عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِیِّ فَرْضُ کِفَایَۃٍ وَعِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ وَالْکَرْخِیِّ وَالطَّحَاوِیِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَرْضُ عَیْنٍ۔ یعنی جماعت سے نماز پڑہنا واجب کو قریب ہو کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنت ہدایت میں سے وہ بہی ایک سنت ہو اور اس سنت سے وہی الگ رہ گا جو منافق ہو اور اور بعض کہتے ہیں کہ فرض ہو اوسکو سنت اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اوس کا وجوب سنت سے ہے اور امام شافعی کے پاس فرض کفایہ ہے۔ اور بعض شوافع اور امام کرخی اور طحاوی اور امام احمد حنبل کو پاس فرض عین ہے۔ امام حسن بصری رح فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی ماں کسی ضروری کام کے لئے عشا کی نماز جانے سے روکے تو اوس کا کہا نہ مانے حالانکہ اطاعت والدین واجب ہے۔ اسود بن زید نخعی جب ایک مسجد میں جماعت نہ ملتی تو دوسری مسجد کو جاتے۔ انس بن مالک ایک مسجد میں آئے جہاں جماعت ہو چکی تھی اونھوں نے پھر اذان دی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑہی۔ حاتم اصم رح کہتے ہیں کہ ایک دن مجھ سے جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو صرف ابو اسحق بخاری نے مجھے تعزیت دی اگر میرا بچہ مرجاتا تو سات ہزار آدمی تعزیت دیتے افسوس کہ نماز کیلئے ایک ہی آدمی نے تعزیت دی گویا لوگونکے پاس

دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت کی نظر کرتے آسان ہی حالانکہ ایسا نہیں چاہئیے بلکہ دین کی مصیبت کو سب سے زیادہ مصیبت سمجھنا چاہئیے۔ میمون بن مہران نے ایکدن مسجد میں دیکھا کہ لوگ نماز پڑہکر چلے گئے تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے اس طرح پر کہ تکبیر اولی فوت نہو تو اوسکو دو براتیں حاصل ہونگیں ایک نفاق اوسکے دل سے جاتا رہیگا دوسرے وہ دوزخ کی آگ سے بچالیا جایگا ایک روایت آیا ہی کہ اوسکے سب گناہ معاف ہوجائینگے جب قیامت کا دن ہوگا تو بعض لوگ ایسے ہونگے کہ اونکے چہرے مثل ستاروں کے چمکتے ہونگے فرشتے اونسے سوال کرینگے کہ کونسے اعمال تمہارے ایسے ہیں کہ جسکی وجہ سے تمہارے چہرے ایسے چمکتے ہیں وہ کہینگے کہ ہم اذان سنتے ہی طہارت کے لئے طیار ہوجاتے پھر اور لوگ ایسے ہونگے کہ جنکے چہرے مثل چاند کے روشن ہونگے اونسے پوچھا جائیگا تو وہ کہیں گے کہ ہم قبل از وقت نماز کے وضو کر لیتے اور نماز کیلئے طیار ہوجاتے پھر تیسری قسم کے لوگ آئینگے اونکے چہرے مثل آفتاب کے چمکتے ہونگے اونسے پوچھا جائیگا تو وہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد میں آکر سنتے تھے سلف صالحین کا یہہ معمول تھا کہ جسکی تکبیر اولی جماعت کیساتھ فوت ہوتی تو تین روز تک اوسکو تعزیت دیتے اور جسکی جماعت ایک وقت کی فوت ہوتی تو سات روز تک اوس کو تعزیت دیتے ہے۔

اون عذرات کا ذکر جن سے جماعت کی حضوری معاف ہوسکتی ہے

بعض کاہل اشخاص عجیب عجیب عذرات جماعت میں حاضر ہونیکے لئے پیش کرتے ہیں حالانکہ فتاوی عالمگیری میں جو عذرات قابل مقبول ہیں وہ ذیل ہیں۔ ان کے سوا اور کسی قسم کا عذر قابل قبول نہیں ہوسکتا (۱) بیمار ہونا (۲) لنگڑا ہونا (۳) اپاہج ہونا (۴) ایسا معذور ہونا کہ جس سے چل نہ سکے (۵) بہت بوڑہا ہونا کہ جس سے چل نہ سکے (۶) بارش کی کثرت (۷) اندھیری رات کہ جسمیں رستہ مل نہ سکے (۸) خوف دشمن یا درندہ ایسا ہو کہ اگر نکلے تو مار کہائے (۹) مسافر ہو کہ اگر جماعت سے نماز پڑہتا ہی تو قافلہ چلا جاتا ہی (۱۰) بھوک کی ایسی شدت ہی کہ اگر جماعت سے نماز پڑہے گا تو کہانا نہیں ملیگا کہانے سے فارغ ہوکر آئے (۱۱) مال کی حفاظت میں ہو کہ اگر چھوڑ کر چلا جاوے گا تو چور لیجا دیں گے۔

جماعت سے نماز ادا کرنے میں دینی اور دنیوی کسقدر فائدے ہیں

پہلا فائدہ جو سب سے بڑا جماعت سے نماز پڑھنے میں ہے وہ یہ ہے کہ پانچون وقت قانون الٰہی کی یاددہانی ہوتی ہے اور جو کچھ وساوس شیطانی اور خواہشات نفسانی ہیں وہ کلام ربانی کے سننے سے دور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ قرآن کو سمجھکر سنے اور پڑھے ورنہ یون صرف زبان سے بڑبڑا لینے اور معنے نہ سمجھنے سے سوا اسکے کہ حروف کی ادائی کا ثواب ملے معتد بہ نفع نہیں مل سکتا (۲) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب بارگاہ احدیت میں سب یکسان دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں تو ہر شخص کے نفس کی سرکوبی ہوتی ہے مالدارونکو اپنے مال کی وجہ سے جو ایک طرح کی نخوت پیدا ہو گئی تھی اور علما اور عباد اور زہاد کو علم اور زہد اور عبادت کی وجہ سے جو ایک طرح کی زاہدیت پیدا ہو گئی تھی وہ جاتی رہتی ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں از راہ عبودیت سب یکسان ٹھہرتے ہیں (۳) تیسرا فائدہ ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملتا ہے ایک کو دوسرے سے انست اور الفت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک کو دوسرے سے نفع حاصل کرنیکا موقع ملتا ہے غریب مالدار سے جاہل عالم سے طالح صالح سے غیر عابد عابد سے نفع پاتا ہے (۴) چوتھا فائدہ یہ ہے کہ جتنی دیر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے یاد الٰہی میں لگا رہتا ہے لہو ولعب سے دور یاد الٰہی سے مسرور رہتا ہے (۵) پانچوان فائدہ یہ ہے کہ تنہائی سے جو ایک طرح کی وحشت پیدا ہو جاتی ہے وہ مبدل بانست ہو جاتی ہے (۶) چھٹا فائدہ تبادلہ خیالات ہے یعنے جب دو آدمی ایک دوسرے سے ملیں گے تو صحیح خیالات کا اثر دوسرون پر پڑیگا اور غلط اوہام اور غیر صحیح باتیں جو ذہن میں محض ٹھان لیں گئیں ہیں وہ دور ہو جاویں گی غرضکہ جماعت سے نماز ادا کرنے میں صدہا قسم کے فائدے ہیں جنکی تفصیل اس مختصر رسالہ میں نہیں ہو سکتی افسوس یہ ہے کہ غیر اقوام اپنے فرائض مذہبی کے ادا کرنے میں ایسے سرگرم نظر آئیں کہ ادہر گرجا میں گھنٹے کی آواز ہوئی اور ادہر شوالون میں ناقوس کی صدا ہوئی برق تیز رفتار کی طرح گرجاؤن اور شوالون میں آدھمکے اور اپنے فرائض مذہبی میں سرگرم ہوگئے اور یہان مسلمانون کی یہ حالت کہ ادہر اذان برابر اذان ہوتی ہے اور اللہ اکبر کی صدا پر صدا بلند کی جاتی ہے کانون کان تک خبر نہیں ہوتی صمٌ بکمٌ عمیٌ کے مصداق بنے ہوے ہیں گھرون میں گل خپ اڑ رہی ہے مشاغل دنیوی سے

اسقدر فرصت نہیں ملتی کہ پانچوں وقت تو کجا ایک وقت کی نماز بھی جماعت سے ادا کیجائے پھر اگر پوچھا جائے تو مسلمانی کا دعویٰ معلوم نہیں کہ اسلام صرف زبان سے کلمہ شہادت کے کہنے کا نام ہے یا اسلام کسی کام کے بجالانے کا بھی حکم کرتا ہے اگر یہی ہے تو صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں خدا جانے ہم کام کے مسلمان کب بنیں گے اس واسطے ہم نے یہہ مختصر رسالہ نام کے مسلمانوں کو کام کے مسلمان بنانیکے لئے لکھا ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم کام کے مسلمان بنیں اور اپنے فرایض مذہبی کی بجالانے میں سرگرم ہو جائیں۔ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

جماعت کی مختصر احکام بطریق فقہ حنفیہ

امام کیلئے چھ شرطیں ضروری ہیں۔ ۱ اسلام ۔ ۲ بلوغ ۔ ۳ سلامتی عقل ۔ ۴ مرد ہونا ۔ ۵ نکسیر سلسل بول اور توتلا پن وغیرہ عذرات سے سلامت ہونا ۔ ۶ طہارت و ستر عورت وغیرہ شرایط نماز کا موجود ہونا ۔ امامت کیلئے وہ شخص زیادہ مناسب ہے جو نماز کے احکام بخوبی جانتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن اچھی طرح پڑھ سکتا ہو ۔ پھر سب سے زیادہ پرہیزگار پھر عمر میں بڑا ۔ پھر وہ شخص کہ جسے عام لوگ امامت کیلئے پسند کریں ۔ ایسے شخص کو جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں یا ایسے نابینا کو جو نجاست بخوبی دور نہ کر سکتا ہو امام بنانا مکروہ ہے ۔ مردوں کو عورت یا نابالغ بچہ یا ہیجڑے کا امام بنانا درست نہیں ۔ قرأت پڑھنے والے کو امی کے پیچھے اور کپڑے والے کو ننگے کے پیچھے اور رکوع اور سجود کرنیوالے کو اشارہ سے پڑھنے والے کے پیچھے اور فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہیں ۔ اسی طرح ایک وقت کی فرض نماز پڑھنے والا دوسری وقت کی فرض پڑھنے والے کو اپنا امام بنا نہیں سکتا ۔ جاری نکسیر والے اور سلسل البول والے کے پیچھے تندرست کی نماز درست نہیں ۔

باوضو تیمم والے کو۔ پاؤں دہونیوالا مسح کرنے والے کو کھڑا ہوکر نماز پڑہنے والا بیٹھ کر پڑہنے والے کو اور نفل پڑہنے والا فرض پڑہنے والے کو اپنا امام بنا سکتا ہے۔

سب سے پہلے صفوں میں مرد بالغ کھڑے ہوں۔ ان کے بعد لڑکے ان کے بعد خنثے پھر عورتیں لڑکے عورتین وغیرہ ملکر نہ کھڑے ہوں۔ نمازی صفیں سیدھی باندھیں اور اسطرح ملکر کھڑے ہوں کہ درمیان میں خالی جگہ نہ ہو پہلے اگلی صفوں کا پر کرنا لازمی ہے۔ امام کو چاہئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کو برابر صف باندہنے اور ملکر کھڑا ہونے اور دونوں طرف برابر صف رکہنے کا حکم دے۔

مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو کوئی اور آجائے تو مقتدی کو پیچھے ہٹا ئے اور دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر پیچھے کافی جگہ نہو تو امام آگے بڑھ جاوے۔

امام ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت آہستہ پڑہے۔ اور جمعہ عیدین۔ تراویح۔ اور اوکے بعد وتر اور فجر کی نماز اور مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت آواز سے پڑہے مگر مقتدی وتر میں دعای قنوت کے سوا کسی نماز کے قیام میں کچھ نہ پڑھے۔ البتہ سری نماز میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑہنیکی اجازت ہے۔

سنت یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی کوئی ایک سورت پڑھیں۔ عصر اور عشا میں سورۂ بروج سے سورۂ بینہ تک اور مغرب میں سورۂ بینہ کے بعد کوئی ایک سورت۔ عبادت کے طور پر قرأت جسقدر سنت ہے اوس مقدار سے بڑہا سکتے ہیں مگر امام کو چاہئے کہ مقتدیوں کی طاقت اور فراغت کا لحاظ رکھے ایسا نہ ہوے کہ قرأت طویل سے بوڑھے یا بیمار مقتدی کو تکلیف ہو یا کام کاج کرنے والے پر کسی قسم کا حرج نہو۔

امام کی نماز فاسد ہوجائے تو مقتدی بھی پھر نماز پڑہیں۔ اگر مقتدی کو معلوم ہو کہ امام کا کپڑا یا بدن نجس ہے تو اس حالت میں مقتدی کی نماز اوس کے پیچھے درست نہیں۔

اگر جماعت میں کوئی عورت کسی مرد سے بالکل اوس سے ملکر کھڑی ہو اور دونوں تکبیر تحریمہ میں ملکر شریک ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہوجائیگی بشرطیکہ امام نے عورت کے مقتدی ہونیکی نیت کی ہو اگر نیت نہیں کی تو عورت کی نماز فاسد ہوجائیگی مرد کی نہیں۔

نماز میں حدث

وضو کے ٹوٹ جانے کو حدث کہتے ہیں۔ اگر اکیلے یا امام کے پیچھے نماز پڑہتے وقت وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے اوس نماز کو پورا کریں۔ اگر امام کا وضو نہ رہے تو وہ مقتدیوں میں سے کسی کو خلیفہ کرے اور خود وضو کر کے خلیفہ کے پیچھے اپنی نماز پوری کرے۔ اسی طرح مقتدی کو وضو کر کے پھر جماعت میں داخل ہو جانا چاہیئے۔

اگر خلیفہ نماز سے فارغ ہو چکا ہو تو پہلا امام یا مقتدی جسکا وضو ٹوٹ گیا ہو اوسے چاہیئے کہ یا تو وضو کی جگہ پر نماز پوری کرے تاکہ نماز کی حالت میں زیادہ آمد و رفت نہ کرنی پڑے یا اپنی پہلی جگہ پر آکر پڑہے تاکہ نماز جس جگہ پر شروع ہوئی تھی وہیں ختم ہو۔ اسی طرح اکیلے پڑہنے والے کو اختیار رہے کہ خواہ وضو کی جگہ پر نماز پڑہے یا پہلی جگہ پر آنکر۔

جماعت میں ملنا

اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی فرض نماز اکیلے شروع کرے پھر جماعت ہونے لگی تو اوسی نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ ایک رکعت سے زیادہ نہ پڑھ چکا ہو ورنہ اکیلے ہی نماز پوری کرے۔

اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز شروع کرنیکے بعد جماعت ہونے لگی تو سجدہ سے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں ملجانا چاہیئے۔ اگر سجدہ کر لیا تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیرے اور جماعت میں ملجائے۔ اگر تین رکعتیں پڑھ چکا ہو تو اکیلے ہی نماز پوری کرے بعدہ جماعت کے ساتھ ملکر نفل پڑہے مگر عصر کے وقت نہ پڑہے۔

جماعت ہو رہی ہو تو اوسی رکن میں ملجانا چاہیئے جسمیں امام ہو امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے ایک رکعت ملجاتی ہے بشرطیکہ اتنا وقت ملجائے کہ ایک تسبیح کہہ سکیں۔

جب امام سلام پھیر چکے تو کھڑے ہو کر اپنی فوت شدہ رکعتیں پوری کرے۔

ظہر اور عصر اور عشا کی پہلی چار سنتیں جماعت کے ساتھ ملنے کیلئے چھوڑ دینے چاہیئے پھر فرض سے فارغ ہو کر ظہر کی سنتیں قضا کی جائیں باقی کسی نماز کی نہیں۔ فجر کی نماز میں اگر یہ امید ہو کہ سنتیں پڑھ لینے کے بعد جماعت کیساتھ کم سے کم قعدہ ملجاوے گا تو سنتیں پہلے ضرور پڑھ لینی چاہیئے اگر سنتیں پڑہنے کی صورت میں قعدہ ملنے کی امید نہ ہو تو اونھیں چھوڑ دینا چاہیئے مگر پھر آفتاب نکلنے تک قضا نہ پڑھیں سورج کسی قدر

بلند ہونے کے بعد دوپہر سے پہلے پڑھ لیں۔

مسجد میں آذان ہو جائے تو کسی دوسری جگہ کی منتظم یا امام کے سوا کسی اور مسلمان کو نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔

سجدۂ سہو

نماز کا کوئی فرض رہجائے تو نماز نہیں ہوتی پھر پڑھنی چاہئے۔ اگر واجبوں میں سے ایک یا کئی واجب رہجاویں یا کوئی واجب آگے پیچھے ہو جاوے یا کوئی فرض زیادہ ہو جاوے یا چار رکعت نماز میں پہلا تشہد دو مرتبہ پڑھ لیں یا درود شریف اوسکے ساتھ ملا لیں اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ لیں یا امام جہر کی نماز میں آہستہ پڑھے یا آہستہ والی میں جہر کرے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے ورنہ نماز کامل نہیں ہوتی۔

اگر فرض نماز میں پہلا قعدہ یاد نہ رہے اور تیسری رکعت کیلئے اُٹھنے لگے اُٹھتے یاد آجائے تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ بھی سیدھا نہیں ہوا تو فوراً قعدہ کیلئے بیٹھ جانا چاہئے سجدۂ سہو واجب ہوگا اگر نیچے کا ادھا دھڑ سیدھا ہو گیا تو قیام میں چلے جانا چاہئے او سجدہ سہو کے ساتھ نماز ختم کرنی چاہئے قیام چھوڑکر قعدہ میں آنا برا ہے مگر سجدۂ سہو پھر بھی لازم ہوگا۔ نفل نماز میں قعدہ میں آجانا اور سجدہ سہو کرنا چاہئے۔

اگر اخیر قعدہ یاد نہ رہے اور قیام میں چلے جائیں تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے فوراً بیٹھ کر سجدۂ سہو سے نماز پوری کرنی چاہئے اگر پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو فرض نماز پھر پڑھنی چاہئے اسکی چار رکعتیں نفل ہونگی اور ایک رکعت رائگاں گئی ہاں چھٹی رکعت اور ساتھ ملائیجائے تو چھہ کی چھہ نفل ہو جاویں گی۔

چار رکعت کی جگہ پانچ یا چھہ رکعت پڑھنے سے فرض نماز اوس صورت میں نفل ہوگی کہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو اگر قعدہ کیا ہو تو چار رکعت نماز فرض ہے باقی ایک رکعت پڑھی تو رایگان گئی دو پڑھیں تو دونوں نفل ہو گئیں۔

اگر نماز پڑھتے ہوئے اسکا شک پیدا ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو جدھر زیادہ خیال پڑے اوسکو صحیح سمجھے

اوس کے موافق نماز پوری کرے۔ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اگر کسی طرف زیادہ خیال نہ جائے تو کم رکعتوں کا خیال کرکے سجدہ سہو کے ساتھ نماز پوری کرے۔

سجدۂ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدہ میں صرف تشہد پڑھکر دائیں طرف سلام پھیرے اور دو سجدے کرکے قعدہ کریں اور تشہد اور درود شریف پڑھکر سلام پھیریں۔

مقتدی کی غلطی سے کسی پر سجدہ لازم نہیں آتا مگر امام کے سہو سے سب پر سجدہ لازم ہے اگرچہ کوئی مقتدی سہو ہونیکے بعد ہی شریک ہوا ہو۔ اگر کئی سہو ہو جاویں تو اون کے لئے ایک بار ہی دو سجدے کافی ہیں۔

جب سجدۂ سہو واجب ہو تو پہلا سلام پھیرنے سے نمازی نماز سے نہیں نکلتا خواہ دونوں طرف سلام پھیرے۔ اس لئے مقتدی سجدۂ سہو میں بھی شامل جماعت ہو سکتا ہے۔

یہ مختصر مسائل متعلقہ جماعت لکھ دی گئی ورنہ پورے احکام نماز کے مبسوط کتابوں میں درج ہیں دیکھ لیجئے۔

راقم آثم

ابوالبرکات محمد علیہ اللہ مولوی فاضل۔

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا ہے یہ سب جہان تیرا
ہے زمین تیری آسمان تیرا

سب ہیں تجھ سے نہیں کوئی تجھ سا
سب ہیں تیرے تو ہی ہے رب سب کا

فرض ہم پر تیری عبادت ہے
وجہ تسکین تیری طاعت ہے

کیا کسی سے ہو تیرا شکر ادا
نعمتیں تو نے کیسی کی ہیں عطا

جان دی عقل دی دیا ایمان | تیرے احسان پہ جان و دل قربان
دین کی ہو رہی ہے بربادی | دے ہدایت کہ ہے تو ہی ہادی
اپنے بندون کو دے تو ہی توفیق | تیری توفیق ہووے اونکی رفیق
اپنے دین کا تجھے ہے پاس ضرور | کیا کرین تیرے بندے ہیں مجبور
دیکھ تو کیسی ہو گئی حالت | تیرے محبوب کی ہے یہ امت
اب بہت اس کا بڑھ گیا افلاس | دور کر اس کا اے خدا افلاس
اسی امت کا آگے تھا کیا حال | کم نہ تھا اس کے پاس مال و منال
کیسی اس پر تیری عنایت تھی | سب میں اچھی اسی کی حالت تھی
اب بھی اس پر تو رحم کر مولا | کوئی اس کا نہیں ہے تیرے سوا
لطف تیرا جو ہو سنبھل جاوے | اس پہ جو کچھ بلا ہو ٹل جاوے
ہو سکے نعت مصطفے کس سے | ہم نے جانا خدا کو ہے جس سے
جس کی اللہ خود کرے تعریف | کر سکے اوس کی کیا کوی توصیف
کہے لولاک جس کے حق میں خدا | کر سکے کیا کوئی بھر اوسکی ثنا
وہ نبی جو خدا کا ہو محبوب | کیون نہ ہو قول و فعل اوسکا خوب
ہمکو احکام حق تعالی سے | مومنو مطلع کیا جس نے
اون کے ہم پر ہیں بیشمار احسان | اونپہ دل صدقے اور جان قربان
سرور انس و جان محمد ہیں | باعث کن فکان محمد ہیں
وہ زلیخا یہ حق کے ہیں محبوب | کہان یوسف کہان محمد ہیں
جان ہے تو جہان ہے بیشک | ہیں جہان جسم ۔جان محمد ہیں
پہونچے کیا ظلمت گمان اون تک | نور حق بے گمان محمد ہیں
خوف کیا ہمکو نار دوزخ کا | شافع عاصیان محمد ہیں

ہوگیا تھا مسخر ایک عالم　　کیا فصیح اللسان محمدؐ ہیں
ہمکو کیا ڈر عدو سے ایماں کا　　ہم پہ جب مہربان محمدؐ ہیں
اب نہ غفلت کرو مسلمانو　　یہہ نصیحت ہے تم اسے مانو
ہو رہا ہے ضعیف اب اسلام　　لو صباح و مسا خدا کا نام
ترک کرنا نہ تم نماز کبھی　　ہے یہہ حکم خدا و حکم نبی
تا نہ پڑ جائے کار دیں میں خلل　　واقیموا الصلوٰۃ پر ہو عمل
کیا بتائیں تمھیں کہ کیا ہے نماز　　پیش حق ہے یہہ بندگی و نیاز
توڑتی ہے غرور اور نخوت　　اس سے ہوتی خدا سے ہے قربت
ہو کسی وقت جب نماز قضا　　دوڑو ایسے میں آنہ جائے قضا
روز محشر کہ جان گداز بود　　اولیں پرسش نماز بود
تم نہ چھوڑو نماز کو زنہار　　پڑھو ہر طرح ہو اگر بیمار
اس میں کوئی نہیں ہے دشواری　　ترک اس کا ہے موجب خواری
سب میں ہے فجر کی نماز اعلیٰ　　اور افضل ہے پھر نماز عشا
ہوتی ہے یہہ منافقوں پہ بار　　نہیں مومن پہ بار یہہ زنہار
مطلع اس کے اجر سے جو ہو　　سر سے چلتا وہ آئے مسجد کو
جس کے دل میں ہو دہیان مسجد کا　　روز حشر اوس پہ ہوگا ظل خدا
فرض جتنی نماز ہیں عاقل　　وہ جماعت سے ہوتے ہیں کامل
گر نوافل کو اور سنن کو تم　　پڑھ لو مسجد میں چاہو گھر میں تم
قاعدے تم سے ہم جماعت کے　　کہے دیتے ہیں سن لو تم دل سے
گر جماعت سے ہو نماز ادا　　ہوے تعمیل حکم رب علا
ہوئیں راضی خدا رسول خدا　　الغرض پھر دلوں میں ہوں پیدا

جمع گر چند لوگ ہوں ایک جا
نفع مسکیں کو ہوگا منعم سے
ہوئینگے ایک دوسرے سے واقف سب
اس سے صحبت کا ہو اثر بے شک
صحبت نیک کا اثر ہووے
دشمنوں کے دلوں میں ہیبت ہو
مسئلے دیں کے ہوئینگے منحل
کار دیں اور کام دنیا کے
نفع ذاکر سے ہوگا غافل کو
گرچہ دل جمع ہووے خلوت میں
متفق فیہ جو مسائل ہوں
درس باب حدیث جاری ہو
بحث آیات و ذکر قرآن سے
مسجد آباد ہو جماعت سے
اس سے اور ہووے بات کیا بہتر
ملکے سب التجا کریں اوس سے
قول ہے یہ حضور اکرم کا
کوئی چالیس دن نماز پڑھے
تو نفاق اوس کے دل سے ہوگا دفع
اد کھوا سے یہی ہے بس مطلب
ہے رسول خدا کا یہ ارشاد

اس میں ہے نفع و فایدہ سب کا
نفع جاہل کو ہوگا عالم سے
ہوگا ہر ایک دور رنج و تعب
نفع ہو ۔ دفع ہو ضرر بے شک
بری صحبت سے پھر حذر ہووے
اور جماعت سے دل کو جمعیت ہو
مشکلیں ہوئیں گیں تمامی حل
ایک کے دوسرے سے نکلیں گے
نفع سالک سے ہوگا شاغل کو
جمع ہونگے قلوب جلوت میں
سب مسلمان اوس کے عامل ہوں
شغل و اشغال ذکر باری ہو
ہوویں دل شاد ذکر رحمٰن سے
دیں مضبوط ہو جماعت سے
سب جھکائیں خدا کے سامنے سر
پھر بخشش دعا کریں اوس سے
یعنی حضرت نبی صلعم کا
ہو کے پابند گر جماعت سے
نار دوزخ سے وہ بچے گا ضرور
ملکے کیجئے عبادت اوسکی سب
کیوں نہ ہو جاویں اوسکو سنکر شاد

کہ جماعت سے جو نماز پڑھے
ملتا ہے بیشتر ثواب اسے

اور یہہ بھی نبی نے فرمایا
ہے میرے دل کا بس یہی منشا

کہ جماعت سے جو پڑھے نہ نماز
اوس حق میں اس امر کا ہے جواز

گھر سب اوس کا جلادیا جائے
یہہ سلوک اس سے بس کیا جائے

اور فرمایا یہہ بھی حضرت نے
دور سے جو نماز کو آئے

اور پہر منتظر امام کا ہو
تو ملے گا بہت ثواب اوس کو

اے مسلمانو دن قیامت کے
تم وہان ایسے لوگ دیکھوگے

مثل خورشید اونکے ہیں چہرے
صاف پرنور اور چمکتے ہوے

ہون گے یہ لوگ جو کہ سنتے تھے
مسجدون میں اذانیں جو آکے

ہان جماعت سے معاف ہے وہ مرد
کہ ہو بیمار لنگ پاؤں میں درد

یا کہ مفلوج یا اپاہج ہو
نہ ہو طاقت بڑھاپے سے جس کو

یا کہ بارش کی خوب ہو کثرت
یا زیادہ ہو بھوک کی شدت

یا کہ ہو خوف دشمن جانی
یا ہو رستہ خراب و تاریکی

یا کہ ہو خوف مال کا اوس کو
گر چلے جاوے وہ جماعت کو

نہیں عذر اور کچھ سوا اس کے
کہ وہ حیلہ کرے جماعت سے

ہیں جماعت کے فایدے صدہا
میں کہان تک کرونگا اونکو ادا

بھائیو کرنے کیون نہیں طاعت
ایسی کیوں ہے کہو تمہیں غفلت

پہر طاعت ہوے ہو تم پیدا
کرو جو کچھ کہ تم سے ہوے یاد خدا

نہ کرے جو کہ طاعت مولیٰ
کیسا خادم وہ اور بندہ کیا

بندہ مولے کی جب کرے طاعت
اوس سے مولی اوسکو کیوں ہو الفت

سوچو تم کر رہے ہو کیا بھائی
نہیں تمکو خیال رسوائی

عمر اپنی نہ کھو و غفلت میں
کیا ہی عصیان بڑی مصیبت ہے
دم ہو تم اتفاق کا بھرتے
جب عبادت میں اتفاق ہوگا
جب عبادت میں پھوٹ ہوگی
اہل سنت کا دم ہو تم بھرتے
کہنے کو کہتے ہو کہ ہیں سنی
ایسی سنت پہ کیوں نہیں چلتے
اصل سنت پہ جو کرے گا عمل
اور جماعت کے معنے یہ سمجھو

نہ گرفتار ہو مصیبت میں
اس سے بچتے رہو کہ آفت ہے
کیوں نہیں اتفاق تم کرتے
قومی کاموں میں اتفاق ہووے گا
قومی کاموں میں پھوٹ ہوگی
لیک سنت پہ تم نہیں چلتے
لیک سنت سے کرتے ہو گینی
جس کی تاکید کی ہے حضرت نے
اہل سنت وہی ہے اے عاقل
ہووے اجماع پر عمل اوس کو

تتمہ

ضروری التماس۔ اس اسلامی ریاست میں اکثر مساجد ایسی دیکھی گئی کہ جنمیں نماز کا اہتمام اور جماعت کا انتظام بخوبی نہیں کیا جاتا حالانکہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ خود بھی جماعت میں حاضر ہو اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی حضوری جماعت کی تاکید کرے مسجدوں کی اصل آبادی مسجدوں کو نمازیوں سے آباد کرنا ہے اور مساجد کی اصلی زینت قاریان خوش الحان کی قرات اور واعظان خوش بیان کی خوش بیانی ہے اسلئے یہ رسالہ مسلمانوں کیلئے عموماً اور ہر ہر محلہ کے میر محلہ اور متولی مسجد اور پیش امام اور موذن اور خطیب اور واعظ کیلئے خصوصاً لکھا گیا ہے تاکہ اس رسالہ کو بالاستیعاب ملاحظہ فرما کر اپنے اپنے محلے کے جسقدر مسلمان ہوں انکو مسجد میں جمع کرکے اس رسالہ کے مضامین سنا دیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت مطہرہ کو زندہ کریں اور حسب فرمودہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مَن اَحیی سُنّتِی عِندَ فسادِ اُمّتِی فلَہٗ اَجرُ مِائۃِ شَہِید۔ سو شہید کا ثواب حاصل کریں۔

راقم آثم

ابو البرکات محمد عبید اللہ خادم علوم کتاب و سنت

(۱۱۴)

TOTAL COPIES:
LOC. OF 1st COP.
BIND?

CAT/CLASS
REV.

DATE

WORKSLIP

3 1761 07296126 1

'Ubaidullah, Abul Barakat
Muhammad
al-'Arba'in fi takid ada
al-salat al-farizah bil-
jama'ah fi al-masjid

BP
178
U33